شادی ایک ذمّہ داری یا آزادی

مغرب میں بہت سے لوگ اپنے بچّوں کو گرمیوں کی چھٹی میں کیمپینگ پر لے جاتے ہیں یا انہیں بھیج دیتے ہیں تا کہ انکے بچّے مشکل وقت کا مقابلہ کرنا سیکھیں مگر افوسوس صد افسوس کہ اکثر مسلمان اپنے بچّوں کو سبز باغ دیکھاتے ہیں پھر جب شادی کی ذمہ داریاں بڑھتی ہیں تو وہ اسے عذاب سمجھتے ہیں اور بسا اوقات نوبت طلاق کی پہنچ جاتی ہے یا والدین یا ساس سسر کو جوتے مارکر یا دھکّے دیکر نکال دیا جاتا ہے یا اتنا مجبور کر دیا جاتا ہے کہ وہ خود گھر چھوڑ کر در در کی ٹھوکریں کھاتے پھریں ۔ مگر وہ بھول جاتے ہیں کہ کل کو انھوں نے بھی بوڑھے ہونا ہے اور عین ممکن ہے کہ تاریخ دہرائے اور انکے بچّے بھی انھیں بے گھر کریں ۔

اللہ نے قرآن میں واضح طور پر ان موضوعات پر احکام نازل کئے ہیں۔ معزوروں کی خدمت کرنا یا والدین اگر بوڑھے ہو جائیں تو انھیں اف بھی نہ کریں ۔ ساس یا سسر سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام کرکے ان کے لئے بھی وہی حکم جو کہ والدین کے لئے یعنی کہ اگر بوڑھے ہو جائیں تو انھیں اف بھی نہ کریں ۔ اسی وجہ کر ان کے لئے کوئ الگ سے احکام نہیں بھیجا ۔ شادی کا دوسرا نام ذمّہ داری ہے ۔ جو خواتین ملازمت کرتی ہیں انکا خاص خیال رکھیں ۔

فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ ٱلَّذِينَ هُمۡ عَن صَلَاتِہِمۡ سَاهُونَ ۔ ان نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں (5-4_107)

ان نمازیوں کے لئے خرابی ہے، بے نمازی کی ایک الگ کہانی ہے ۔ آج امّت کا حال دیکھ لیں خاص کر عربی سمجھنے والوں کا تو اور بھی بڑا حال ہے ۔ جو جان بوجھ کر اللہ کے فرمان کی حکم عدولی کریں ان پر زیادہ بڑا عذاب ہے ۔ اپنے گھر سے شروع کریں کیا آپ اپنے بچّوں کا والدین کا اور ازواج کا حق ادا کر رہے ہیں اگر نہیں تو آپ پر اللہ کی لعنت ہے ۔ نکاح اللہ کی حدوں میں سے ایک حد ہے ۔

@GlobalRightPath

قرآن کا یہ حق ہے کہ اسے سمجھکر پڑھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے ۔

Irshad Mahmood

http://www.global-right-path.com